سلسلۂ مطبوعات ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

(اے اللہ) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں

آدابِ قبور

اور فرمانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

جسمیں قرآن و حدیث اور اقوال اولیاء سے ثابت کیا گیا ہے کہ آداب قبور کیا ہیں

مرتبہ۔ مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڈھی رحمۃ اللہ علیہ

شائع کردہ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ رجسٹرڈ

اہلحدیث چوک، کورٹ روڈ، کراچی فون نمبر ۲۶۳۵۹۳۵

نام کتاب : آدابِ قبور اور فرمانِ نبوی ﷺ

مصنف : فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۱۲

ناشر : مکتبہ اہلحدیث (ٹرسٹ)



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔

اولیاء اللہ سے محبّت

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت جزو ایمان ہے بزرگان دین کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ ظاہر بات ہے کہ دوست کا دشمن اپنا بھی دشمن ہوتا ہے صحیح بخاری کی حدیث قدسی میں ہے، "اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرے ولیوں سے دشمنی کرنیوالوں کو میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں"۔ پس محبّانِ الٰہ کی محبّت بھی محبّتِ الٰہ ہے۔

طریقہ محبّت

ہر ایک کی محبت کے طریقے جدا گانہ ہوتے ہیں۔ انسان کو اپنی ماں سے اپنی بیٹی سے اپنی بیوی سے اپنے بھائی اور باپ سے محبت ہوتی ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ محبت کا برتاؤ جدا گانہ ہے جو طریقہ ماں سے محبت کا ہے وہ بیوی سے نہیں۔ اور جو طریقہ بیوی کی محبت

کا ہے۔ وہ ماں کی محبت کا نہیں۔ محبت سب سے ہے۔ لیکن ولی اپنے محبت کے ہر ایک کے ساتھ جدا گانہ ہیں
ایک سچے مسلمان کو اللہ تعالیٰ سے رسول ﷺ سے صحابہؓ سے بزرگانِ دین سے اولیاء اور صالحینؒ سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے۔ اور ضرور ہونی چاہیئے۔ لیکن طریقے ہر محبت اور عقیدت کے الگ الگ ہیں۔ درجے سب کے جدا گانہ ہیں۔ اللہ سے محبت یہ ہے۔ کہ اس کی عبادت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت کریں۔ بزرگوں، ولیوں اور نیک لوگوں سے محبت یہ ہے کہ ان کی طرح ہم بھی خدا رسولؐ کی پیروی کریں، اور نیک کاموں میں سبقت کریں۔ برائیوں سے بچیں وغیرہ

بزرگوں کی توہین سے بچو

افراط تفریط ہر کام میں بُری ہوتی ہے۔ ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ بزرگوں کی عزت و حرمت کریں ان کا ادب و لحاظ کریں انکی سچی محبت دل میں رکھکر ان کے نیک کاموں میں ان کی پیروی کریں لیکن برخلاف اس کے آجکل بعض مسلمان یا تو تعظیم میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ یا توہین کرنے لگتے ہیں۔ اور یہ دونوں کام بُرے اور بہت بُرے ہیں۔ بزرگوں کی توہین کرنے والے تو وہ ہیں جو اُن کے مزاروں پر ڈھولکیں بجواتے ہیں۔ قوالیاں کرتے

ہیں۔ مجرے کراتے ہیں۔ بازاری عورتوں کو لیجاتے اور طرح طرح کے کھیل تماشے اور لغو بیہودہ کام وہاں کرتے ہیں۔ مردوں عورتوں کے مجمع ہوتے ہیں اور خلاف شریعت وہ وہ کام کئے جاتے ہیں جو سراسر اسلام کے خلاف ہیں اور جن کاموں سے بزرگان دین اپنی ساری عمر لوگوں کو روکتے رہے! اور جہانتک ان سے ہو سکا ان کاموں کو مٹاتے رہے۔ خدا کے وہ نیک بندے جو باجے سن کر اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیتے تھے۔ افسوس کہ ان کے مزاروں پر دن رات طبلے کھڑکیں اور سارنگیاں بجیں۔ وہ پاک نفس بزرگ جو پرائی عورتوں کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں آج انکی قبروں پر بیہودہ عورتیں ناچیں اور گائیں جو اولیاء اللہ عمر بھر کسی میلے میں نہ شریک ہوتے ہوں آج انکی قبروں پر میلے لگائے جائیں اور عورتوں اور بچوں کے غول کے غول اِدھر ادھر کھیل تماشے کرتے پھریں حالانکہ مسند احمد وغیرہ کی حدیث میں ہے :۔ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ۔ یعنی "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

عرس میلے اور ستر ھویں کا حکم

یہ عرس اور میلے وغیرہ شرعاً جائز نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا

(مشکوٰۃ) یعنی "میری قبر پر عید (عرس - برسی اور میلہ) نہ کرنا۔
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:- اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْدًا الخ" یا اللہ ایسا نہ ہو (کہ لوگ) میری قبر پر عرس وغیرہ کرنے لگ جائیں۔ جیسا کہ بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں"۔
فتاویٰ عزیزی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:۔
"مردمان یک روز معین نمودہ ولباس ہائے فاخرہ ونفیس پوشیدہ مثل روزِ عید شادماں شدہ - بر قبرہا جمع می شوند رقص و مزامیر ودیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برائے قبور وطواف کردن قبور می نمایند ایں قسم حرام وممنوع است بلکہ بعضے بحد کفر برسند" یعنی لوگ ایک دن مقرر کر کے اچھے اچھے کپڑے پہن کر عید کی طرح قبروں کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ وہاں باجے گاجے راگ راگنیاں اور طرح طرح کی بدعتیں کرتے ہیں۔ جیسے قبروں کو سجدے کرنا قبروں کا طواف کرنا وغیرہ یہ سب کام حرام ہیں منع ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کام تو کفر تک پہنچ جاتے ہیں۔
مرزا جان جاناںؒ "مقامات مظہریہ" میں لکھتے ہیں:۔
"در رسمیات عرفی از عرس وغیرہ مقید نہ باید بود - کہ درارتکاب آں شناعت بسیار است"۔ یعنی" یہ سالانہ عرس میلے وغیرہ کی پابندی نہ کرنی چاہئے - اس (عرس وغیرہ) میں بہت سی برائیاں ہیں"

گنبد، قبے اور پکّی قبروں پر فرمانِ محمدیؐ

بعض لوگ بزرگوں کی تعظیم میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ مثلاً ان کی قبروں کو اونچی اور پکی بنانے لگے۔ ان پر گنبد اور مقبرے کھڑے کرنے لگ گئے۔ وہاں نذریں نیازیں چڑھانے لگے طواف اور سجدے کرنے لگے۔ بزرگوں سے حاجتیں طلب کرنے لگے۔ حالانکہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ (مسلم)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانا اور اس پر کوئی گنبد مقبرہ اور قبہ وغیرہ بنانا اور اس پر بیٹھنا حرام فرمایا۔

فقہ کی معتبر کتاب کبیری شرح منیۃ المصلی میں ہے :۔

عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ بِنَاءٌ مِّنْ بَيْتٍ اَوْ قُبَّةٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ۔ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مکروہ بتلایا ہے۔ کہ قبر پر کوئی بھی بناء بنائی جائے۔ نہ گنبد نہ قبہ نہ اور کسی طرح کی کوئی عمارت"۔

شاہ عبدالقادر جیلانی رح اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں :۔ وَاِنْ جَصَّصَ كُرِهَ یعنی "قبر کو پکی بنانا مکروہ ہے"۔

عالمگیری میں ہے :۔ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ اِنَّهٗ

قَالَ اَنۡ یُّجَصَّصَ الۡقَبۡرُ" امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں۔ کہ قبر کو پختہ نہ بنایا جائے"۔

نظام الدین اولیاءؒ کے یہ الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں :۔کہ" میری قبر پر کوئی قبۃ تعمیر نہ کیا جائے ۔آسمان کا نیلگوں قبہ ہی کافی ہے"۔لیکن باوجود ان کی وصیت کے اُن کے مزار پر عمارت کھڑی کردی گئی ہے۔ سترھویں میں آنے والے بھائیو! شاہ نظام الدین اولیاءؒ کی وصیت کے خلاف کرکے انہیں روحانی صدمہ پہنچانے کا ذریعہ نہ بنو۔

قبر کی زیارت کا مسنون طریقہ

قبر کی زیارت کا مسنون طریقہ یہ ہے۔کہ جب قبرستان پر گزر ہو تو قبروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔کہ ایسی جگہ مجھے بھی آنا ہے۔ایک روز دنیائے فانی چھوڑ کر جاہ و جلال اور ثروت سے منہ موڑنا ہے۔ اور بالشت بھر جگہ میں گھر بنانا ہے۔اپنی موت کو اور عذاب قبر کو یاد کرے اور آخرت کے سامان کا فکر کرے۔اور مردوں کے لئے بخشش کی دعا کرے کیونکہ وہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ از روئے فرمان محمدیؐ قبروں کی زیارت کا یہی مقصد ہے۔

لیکن قبر پر ہاتھ باندھ کر بصورت قیام کھڑا ہونا۔٩

کو مسجدیں بنانا - ان پر نمازیں پڑھنا - قبروں پر شامیلنے گاڑنا عرس کرنا - مجاور بن کر بیٹھنا - قوالی کرانا - مراقبہ کرنا - قبر والوں سے التجائیں کرنا - انہیں پکارنا - ان سے مرادیں مانگنا وغیرہ امور شریعت سے ثابت نہیں ہے :

مُردوں کے نہ سُننے پر امام ابو حنیفہؒ کا واقعہ

دوستو! آپ سب کے سب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والے ہیں - اس لئے امام صاحبؒ کا ہی ایک واقعہ سنئے :-

غرائب فی تحقیق المذاہب میں ہے :-

رَاَی الْاِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَةَ مَنْ یَّاْتِیْ الْقُبُوْرَ لِاَھْلِ الصَّلَاحِ فَیُسَلِّمُ وَیُخَاطِبُ وَیَتَکَلَّمُ وَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ھَل لکم مِنْ خَبَرٍ وَھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ اَثَرٍ انی اتیتکم وناديتكم من شهور وليس سُؤالي مِنْكم الا الدعاء فهل دريتم اَم غفلتم فسمع ابوحنيفة يقول يخاطبهم فقال هل اجابوا لك قال لا فقال له سحقًا لك وتربت يداك كيف تكلم اجسادًا لا يستطيعون جوابًا ولا يملكون شيئًا ولا يسمعون صوتًا وقرأ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ -

ترجمہ :- امام ابو حنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا۔ کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر سلام کر کے ان سے کہتا ہے۔ کہ میں مہینوں سے آپ کے پاس آرہا ہوں۔ اور صرف یہ التجا کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے دعا کریں۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو اس میرے آنے اور عرض کرنے کا علم بھی ہے یا نہیں امام صاحبؒ نے یہ سن کر اس سے پوچھا کہ بتلاؤ ان صالحین نے کوئی جواب دیا؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا تُف ہے تجھ پہ تیرا ناس جائے تو ان جیسوں سے کلام کرتا ہے جنہیں جواب دینے کی بھی طاقت نہیں۔ جو کسی چیز کے مالک نہیں بلکہ وہ آواز تک نہیں سنتے۔ پھر امام صاحبؒ نے قرآن کریم کا یہ جملہ تلاوت فرمایا :- وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ یعنی تو قبر والوں کو نہیں سنا سکتا۔

دوستو! جبکہ خود امام صاحبؒ مردوں سے دعائیں منگوانے کو بھی منع کریں پھر جو لوگ اپنے تئیں حنفی کہلوا کر دن رات کچے پکے مزارات پر سر ٹیکاتے اور مُردوں کو پکارتے رہیں اور اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے پھریں کیا وہ امام صاحبؒ کے ماننے والے ہیں؟ بھائیو! خدارا توجہ فرمائیے۔ لوگوں کی دیکھا دیکھی کام نہ کیجئے تحقیق کیجئے۔ چھان بین کیجئے اور حق کو قبول فرمائیے۔ سنئے قرآن کریم میں ہے :- وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غَافِلُوْنَ۔ ترجمہ :۔ اس سے زیادہ گمراہ کون ہے؟ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارے۔ جو قیامت تک اس کی آرزو پوری نہ کر سکیں بلکہ وہ تو اُن کی پکار سے ہی بے خبر ہیں۔

دوستو! ؎ وہ کیا ہے جو ہوتا نہیں خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

برادران! افسوس اصد افسوس ہے کہ توحید والے مسلمانوں کے سر آج قبروں پر سجدے کرنے لگے سارا سر خدا کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اس میں ایک ہڈی ایک جوڑ ایک خون کا قطرہ اور ایک بال خدا کے سوا دوسرے کسی کا بنایا ہوا نہیں پھر ہم اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؎ کا اقرار خدا کے سامنے دن بھر میں کئی کئی مرتبہ کرتے ہوئے غیروں کو بھی سجدہ کرنے لگ جائیں تو ہم پر کس قدر افسوس ہے۔ دیکھیے حنفی مذہب کی معتبر کتاب کفایہ میں ہے :۔ اَمَّا فِیْ شَرِیْعَتِنَا فَلَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ بِوَجْہٍ مِّنَ الْوُجُوْہِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ کَفَرَ، یعنی ہماری شریعت میں کسی کو جائز نہیں کہ کسی کے لئے (سوائے اللہ کے) کسی طرح کا سجدہ کرے اور جو ایسا کرے وہ کافر ہے

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں :۔

"قبر کو بوسہ دینا، سجدہ کرنا اور اس پر رخسار ملنے حرام ہیں"۔

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے :- فلا یقبل القبور لانہٗ مِنْ عَادَةِ النصارٰی ہے۔ یعنی " قبر کو بوسہ دینا عیسائیوں کی عادت ہے مسلمان ایسا نہ کریں "۔

ملا علی قاری حنفی رحؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں :- یحرم الطواف حول قبور الانبیاء والاولیاء۔ یعنی " نبیوں اور ولیوں کی قبروں کے ارد گرد بھی طواف کرنا حرام ہے "۔

حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے

الغرض جو مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگو نہ اس کے سوا کوئی حاجت روا ہے۔ نہ کوئی مشکل کشا ہے۔ وہ فرماتا ہے :- اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ " مجھ سے دعائیں کیا کرو۔ میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا "۔ فرماتا ہے :- لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ یعنی " اللہ کے سوا کسی کو نہ پکار نہ تو کوئی اور تیرے نفع کا مالک ہے نہ تجھے نقصان پہنچانے پر قادر ہے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو ظالموں میں سے ہو جائیگا "۔ مثنوی مولانا روم میں دیکھئے اس مضمون کو کس خوبصورتی سے ادا کیا ہے۔ فرماتے ہیں :- ؎

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر — حق نزداں مفلس آمد اے پسر
رزق از وے خواہ نے از غیر او — آب از یم جو مجو از خشک جو

گفت پیغمبر کہ جنت از الٰہ
گر ہمی خواہی ز کس چیزے مخواہ

یعنی تو جو اللہ کے سوا دوسروں سے اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگتا ہے۔ تو کیا تیرے نزدیک اللہ تعالیٰ مفلس ہو گیا ہے جو کچھ مانگنا ہو اسی سے مانگ۔ پانی دریا سے لیا جاتا ہے نہ کہ خشک گڑھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ سے جنت کے طالب ہو تو اس کے سوا کسی اور سے کچھ بھی طلب نہ کرو۔

برادران! مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر حق تبلیغ ادا کرنے کے لئے قرآن حدیث اور کتب فقہ سے یہ رسالہ مرتب کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ شروع سے آخر تک بغور پڑھ کر حق کو قبول فرمائیں گے۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی سچی توحید اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر اور اپنے اولیاء کی دوستی پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور بزرگان دین اور صالحین کی جماعت میں قیامت کے دن کھڑا کرے۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی جَمِیْعِ الْمُرْسَلِیْنَ